★ اختر راہی

★ مفتی غلام الرحمان

تعارف و تبصرۂ کتب

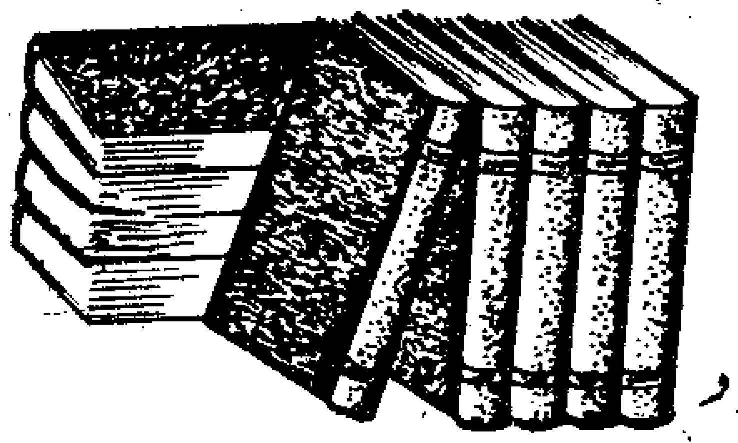

البیرونی اور جغرافیہ عالم ——— تالیف مولانا ابو الکلام آزاد

ناشر۔ مکتبہ شاہد ۹/۱ علی گڑھ کالونی۔ کراچی ۱۹۹۱ ——— صفحات ۱۲۸ ——— قیمت ——— ۱۸ روپے

البیرونی (م ۴۴۳ھ) اپنے دور کا ایک نابغہ تھا۔ اس نے اپنی ذہانت اور بصیرت سے مختلف علوم و فنون میں قابل ذکر اضافے کیے اور اس کی کتابیں "تاریخ علوم" کا ایک اہم حصہ ہیں۔ برصغیر میں البیرونی سے دلچسپی رکھنے والوں میں مولانا آزاد کا نام بھی شامل ہے۔ انہوں نے ہفت روزہ "الہلال" (کلکتہ) کے کالموں میں البیرونی اور اس کی کتابوں کا ذکر کیا۔ اور ۱۹۴۷ء کے لگ بھگ زیر نظر مقالہ لکھا۔ یہ مقالہ حال ہی میں شائقین علم تک پہنچا ہے۔ اس کا مسودہ مولانا آزاد کے ذخیرۂ کتب میں موجود تھا جسے جناب مسیح الحسن صاحب نے ڈھونڈا۔ اور جناب ضیاء الحسن فاروقی صاحب کے مقدمہ اور ترتیب و تدوین کے ساتھ سہ ماہی "اسلام اور عصر جدید" دہلی میں شائع ہوا۔

جناب مسیح الحسن صاحب نے تعارفی مضمون میں لکھا ہے کہ ۱۹۵۲ء میں البیرونی کا ہزار سالہ جشن منایا گیا۔ اس وقت مولانا آزاد وزیر تعلیم تھے اور تقریبات جشن سے ان کا قریبی تعلق تھا۔ مگر اس موقع پر بھی زیر نظر مقالہ نہ چھپ سکا۔ اس حد تک تو جناب مسیح الحسن صاحب کا بیان درست ہے۔ کہ اصل مقالہ شائع نہ ہوا۔ مگر اس کے عربی اور فارسی تراجم چھپ گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو۔ احمد سعید خان۔ کتاب شناسی ابو ریحان بیرونی)

ہندوستان میں مقالہ کی اشاعت کے باوجود ہمارے ہاں کے شائقین کتب اس سے بہت حد تک محروم تھے۔ اس امر کی ضرورت تھی کہ یہ مقالہ یہاں شائع ہوتا " مکتبہ شاہد" کراچی نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ زیر نظر ایڈیشن میں ڈاکٹر ابو سلمان صاحب شاہجہان پوری کے قلم سے مولانا آزاد کے " مطالعۂ البیرونی" پر خوبصورت اور معلومات افزا تبصرہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ "الہلال" بابت ۲۶ اگست ۱۹۲۷ء اور "غبار خاطر" سے بھی البیرونی سے متعلق تحریریں شامل کر لی گئی ہیں۔ اس طرح مواد کے اعتبار سے یہ ایڈیشن ہندوستانی ایڈیشن سے زیادہ بہتر اور وقیع ہے۔

یہ مقالہ نہ صرف مطالعۂ البیرونی کے باب میں قابل ذکر ہے بلکہ مولانا آزاد کی دانش و فکر کی تفہیم کے لئے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ امید ہے اہل علم اس سے پورا استفادہ کریں گے۔

(اختر راہی)